آیتِ استخلاف اور مسئلہ خلافت

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی طرف سے "آیتِ استخلاف اور مسئلہ خلافت پر ایک نظر" کے زیرِ عنوان ایک مضمون "پیغامِ صلح" کی بعض گزشتہ اشاعتوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں جہاں انہوں نے خلافتِ احمدیہ کو "بدعتی خلافت" قرار دیا ہے۔ وہاں آیتِ استخلاف کے متعلق یہ بے بنیاد دعوےٰ بھی کیا ہے۔ کہ اس میں جس خلافت کا وعدہ کیا گیا ہے وہ شخصی نہیں۔ بلکہ قومی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"اب آیتِ استخلاف کو لو۔ وہ شروع اس طرح ہوتی ہے۔ وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں۔ اور اعمالِ صالحہ بجا لائے ہیں۔ کہ ضرور ضرور اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسے خلیفہ بنایا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے ہوئے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ وعدہ ہے مسلمان قوم سے۔ نہ کسی خاص شخص سے۔ ایمان لانے والی اور اعمالِ صالحہ کرنے والی ایک قوم تھی۔ کوئی خاص شخص نہ تھا۔ پس جس خلافت کا اس آیت میں وعدہ دیا جا رہا ہے۔ وہ قومی خلافت ہے نہ کہ شخصی۔" (پیغام ۲۲ فروری)

مگر ڈاکٹر صاحب کا یہ استدلال کئی ایک وجوہ سے قطعاً قابلِ قبول نہیں:-

اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو پورا کرنے کے لئے جب اپنی فعلی شہادت ظاہر کر دی تو ہر مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کے مطابق اس کلام کا مفہوم سمجھے۔ اب آئیے واقعات کو دیکھیں۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے یہ وعدہ کیا۔ اور یہ امر محتاجِ بیان نہیں۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ نے لاکھوں ایسے نفوس پیدا کئے۔ جو ایمان اور اعمالِ صالحہ پر قائم تھے۔ اب اگر اس آیت میں شخصی خلافت کا کہیں ذکر نہیں۔ بلکہ قومی خلافت کا تمام امتِ مسلمہ کو بحیثیت جماعت وعدہ دیا گیا ہے تو چاہیئے تھا کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں میں شخصی خلافت کا سلسلہ قائم نہ ہوتا۔ بلکہ قومی خلافت جاری ہوتی۔ مگر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے شخصی خلافت کو مسلمانوں میں قائم کر دیا۔ اور تمام مسلمانوں نے فرض ہی سمجھا۔ کہ اپنا سر اطاعتِ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے جھکا دیں۔ پھر آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ پھر حضرت عثمان رضؓ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر آیتِ استخلاف میں شخصی خلافت کا ذکر نہیں بلکہ قومی خلافت کا مسلمانوں کو وعدہ دیا گیا ہے جس سے مراد مسلمانوں کا غلبہ اور ان کی شوکت وشان ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے معاً بعد خلافتِ شخصی کیوں جاری ہونے دی۔ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فعل اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ اس آیت میں جس خلافت کا ذکر ہے۔ وہ شخصی ہے:-

دوم۔ قرآن کریم کی بعض آیات سے بعض قومی انعامات کا پتہ چلتا ہے مگر وہ قومی انعامات قوم کے تمام افراد کو نہیں ملے۔ بلکہ وہ خاص خاص افراد کو حاصل ہوئے۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ یا قوم اذکروا نعمۃ اللّٰہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا۔ کہ اے قوم۔ تو اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا شکر ادا کرو۔ کہ اس نے تجھے نعمتِ نبوت اور نعمتِ ملوکیت عطا فرمائی۔ یہاں حضرت موسےٰ علیہ السلام ان انعامات کا ذکر فرماتے ہیں۔ جو ان کی جماعت کو بحیثیت القوم حاصل ہوئے۔ مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی امت کا ہر فرد نبی تھا۔ یا ہر فرد کو اللہ تعالیٰ نے ملوکیت عطا فرمائی۔ اسی طرح خلافت کا وعدہ گو جماعت سے ہے لیکن اس سے مراد شخصی خلافت ہی ہے نہ کہ قومی:-

حقیقت یہ ہے۔ کہ جب کسی قوم کے بعض ممتاز افراد کو اللہ تعالیٰ اپنا کوئی انعام عطا فرماتا ہے۔ تو وہ تمام قوم کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ چونکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی تمام قوم نے نعمتِ نبوت اور ملوکیت سے فائدہ اٹھایا۔ اس لئے اگرچہ اس کے بعض افراد نے نعمتِ نبوت یا نعمتِ ملوکیت پائی۔ مگر وہ تمام قوم کی طرف منسوب کی گئی۔ اسی طرح آیتِ استخلاف میں اگرچہ اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں اور عملِ صالحہ کرنے والوں کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ خلافت قومی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خلافت سے تمام قوم فائدہ اٹھاتی ہے۔ اور اس طرح جماعت کا ہر فرد نعمتِ خلافت کی برکات میں حصہ دار ہوتا ہے:-

پس ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جو استدلال کیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت اور قرآن شریف کے اسلوبِ بیان کے بالکل خلاف ہے:-

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ نزلہ ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ۞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاندان میں خیر و عافیت ہے۔

جناب مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کو الوداعی پارٹی

قادیان ۱۸ اپریل ۱۹۴۰ء۔ آج اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے جناب مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کو جو کہ اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ اور ان کی جگہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے عارضی طور پر ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے ہیں ہائی سکول کے ہال میں شاندار پارٹی دی گئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ بہت سے اولڈ بوائز کے علاوہ بعض دوسرے بزرگ بھی مدعو تھے۔ مولوی صاحب موصوف کے بعض غیر مسلم شاگرد بھی شامل ہوئے۔ اکل و شرب کے بعد جناب صوفی غلام محمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور ایک طالب علم نے نظم پڑھی۔ بعدہ طلباء ہائی سکول کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ پھر سٹاف کی طرف سے جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ اور ان کے بعد صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس۔ سی نے اولڈ بوائز کی طرف سے مولوی صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں بیان کیا۔ کہ اولڈ بوائز نے مولوی صاحب کی یادگار کے طور پر ایک ریڈنگ روم سکول میں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جواب میں مولوی صاحب نے مختصر سی تقریر کی۔ جس میں شکریہ ادا کیا۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تقریر فرمائی۔ جس میں طلباء اور اساتذہ کو مفید نصائح فرمائیں۔ اور مولوی صاحب موصوف کے کام کے متعلق پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ یہ تقریر انشاء اللہ العزیز عنقریب شائع کی جائے گی۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی ۞

خان عبد الحمید خان صاحب پلیڈر پشاور بیعتِ خلافت میں

یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ خان عبد الحمید خان صاحب پلیڈر و افیشل ریسور پشاور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت میں داخل ہو کر جماعت میں شامل ہو گئے ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔ خانصاحب موصوف خان بہادر حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب رئیس پشاور کے صاحبزادے اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہوری کے داماد ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین۔

آہ مولوی امام دین صاحب مرحوم

(از قلم حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت مولوی امام دین صاحب ساکن گولیکی سے میرا تعارف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ حیات میں ہوا جبکہ ان کے بیٹے اکمل صاحب کے مضامین اخبار بدر میں چھپنے لگے۔ اور اس کے بعد جلد اکمل صاحب کے خود بدر کے ایڈیٹوریل سٹاف میں شامل ہو جانے کے سبب حضرت مولانا صاحب کے ساتھ تعلقات اور بھی بڑھ گئے۔ اور آخر تک قائم رہے۔ حضرت مولانا صاحب اس عاجز پر بہت ہی شفقت و محبت رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے میں ہر نماز میں آپ کے واسطے دعا کرتا ہوں۔ ان کی دعائیں میرے لئے ایک بڑا سہارا تھیں۔ اور ان کی وفات میرے واسطے ایک بڑے صدمہ کا موجب ہوئی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت مولانا صاحب ایک جید عالم اور عارف تھے۔ اور حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک عالمانہ و عارفانہ یقین کے ساتھ نہائت پختگی سے قائم تھے۔ پہلے گولیکی میں رہائش تھی۔ پھر ہجرت کر کے قادیان چلے آئے۔ اور یہاں متفرق جماعت میں اور اس کے علاوہ بھی مولوی فاضل کلاس اور اس کے اوپر دینیات کی جماعت کے طلباء کو پڑھانے میں معروف رہتے تھے۔ باوجود پیرانہ سالی اور ضعیفی کے ہر نماز باجماعت ادا کرتے۔ اور با قاعدگی سے تہجد پڑھتے۔ آپ صاحب کشف و الہامات تھے۔ مجھے جب کبھی کسی امر کے واسطے استخارے کی ضرورت پڑتی۔ تو خود استخارہ کرنے کے علاوہ ان سے بھی استخارہ کراتا۔ اور ان کے کشوف و الہامات سے ہمیشہ راہنمائی اور اطمینان حاصل ہوتا۔ ان کا وجود ہمارے واسطے بہت ہی برکتوں کا موجب تھا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بابرکت وجود جماعت میں بہت سے پیدا کرے۔ اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور قرب الٰہی حاصل کرنے اور روحانیات میں اعلیٰ ترقیات پانے کی توفیق بخشے آمین

ایئر فورس میں کام سیکھنے کی درخواستیں دینے والوں کو اطلاع

جن نوجوانوں نے اپنی درخواستیں ایئر فورس میں کام سیکھنے کے لئے دی تھیں۔ ان میں سے جن کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرویو لینے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ ان کو دفتر سے اطلاع دی جا رہی ہے۔ جن دوستوں کو اطلاع نہ پہونچے۔ وہ سمجھ لیں کہ وہ انٹرویو میں نہیں ہیں۔ انچارج تحریک جدید

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا اعلان

مجلس عامہ کا سالانہ اجلاس بتاریخ ۸۔ ۹ ماہ احسان ۱۳۱۹ ہش مطابق ۸۔ ۹ جون ۱۹۴۰ء منعقد ہوگا۔ جس میں سالانہ بجٹ اور اہم تجاویز پر غور ہوگا۔ اگر مقامی انجمنیں کوئی تجاویز یا مطالبات پیش کرنا چاہیں۔ تو وہ بتصدیق ایریا پریذیڈنٹ یکم ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش مطابق یکم ماہ مئی ۱۹۴۰ء تک مجھے بھجوا دیں۔ مطالبات کی منظوری میں اس امر کو ملحوظ رکھا جائیگا کہ کن انجمنوں نے اپنے مرکزی بجٹ چندہ کو پورا کر دیا ہے۔

خاکسار مرزا غلام حیدر وکیل جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی

نہائت ہی ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش کو ختم ہو رہا ہے بعض سیکرٹریان ہال چندہ موصیاں بروقت داخل نہیں کراتے۔ ۳۰ تاریخ کے بعد جو رقم یہاں پہونچے گی۔ وہ آئندہ سال کے حساب میں شمار ہوگی۔ اس لئے ہر سیکرٹری کا فرض ہے۔ کہ وہ تمام چندہ متعلق وصیت ۳۰ تاریخ تک داخل خزانہ کرا دیں ۞ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

خدا تعالیٰ کی ایک عظیم الشان بشارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق

ع "کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا"

اہلِ پیغام کی قلابازیاں

اکابرین مبائعین نے جب تخت گاہ رسول سے مونہہ موڑ کر لاہور میں ڈیرا جمایا۔ تو یہ ڈینگ مارنے لگے۔ کہ جماعت کا سوادِ اعظم اُن کے ساتھ ہے۔ اور اس طرح تعداد کی کثرت کو دلیل صداقت ٹھہرایا۔ مگر جب اس دعویٰ کا پول کھلا۔ اور معاملہ برعکس نظر آنے لگا۔ تو کہنے لگے۔ کہ تعداد کی کثرت کچھ چیز نہیں۔ حاملین صداقت ہمیشہ تھوڑے ہی ہوتے ہیں یہ نظریہ بھی جب واقعات اور دلائل کی روشنی میں ساقط الاعتبار ثابت کر دیا گیا۔ تو اب اپنی ناکامی کی ایک نئی توجیہہ شروع کر دی۔ جس نے نہ صرف ان کے پہلے دعاوی کو باطل کر دیا۔ بلکہ ایک دوسری سخت اور بلند چٹان ان کے سامنے کھڑی کر دی ہے۔ اور وہ:-

نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کے مصداق بن گئے ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب فرماتے ہیں:

"میاں صاحب اگر حضرت مسیح موعود کے بیٹے نہ ہوتے۔ اور قادیان مرکز نہ ہوتا۔ اور کوئی مبہم پیشگوئی جس سے لوگوں کی آنکھ پر پردہ ڈالا جاسکے۔ اور انصار اللہ پارٹی ان کی پشت پر نہ ہوتی۔ تو پھر ہم دیکھ لیتے۔ کہ میاں صاحب اپنے عقائد باطلہ کے ساتھ کس طرح کامیاب ہو جاتے" (پیغام صلح ۲۳ اپریل ۱۹۴۰ء)

بطور جملہ معترضہ ڈاکٹر صاحب سے استفسار ہے کہ آیا عقائد باطلہ رکھتے ہوئے کوئی شخص مندرجہ بالا وجوہ و اسباب کے بل پر کامیاب ہو سکتا ہے؟ پھر صادق و کاذب کی کامیابی میں کیا فرق ۔ اور امتیاز رہا؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامیابی کے جو وجوہ و اسباب ڈاکٹر صاحب نے بتلائے ہیں۔ وہ اس قدر بودے اور سطحی ہیں۔ کہ ایک موٹی عقل والا انسان بھی ان کی کمزوری کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔ البتہ ایک دلیل یا ایک وجہ ایسی ہے۔ جو بادی النظر میں کسی قدر وقیع معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ کہ "کوئی مبہم پیشگوئی جس سے لوگوں کی آنکھ پر پردہ ڈالا جاسکے"!

ڈاکٹر صاحب کا اقرار ہے۔ کہ پیشگوئی ضرور سیدنا محمود کے حق میں تھی۔ لیکن وہ مبہم تھی۔ اور چونکہ مبہم تھی۔ اس لئے لوگوں کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا۔ اور لوگ اندھا دھند آپ کی طرف ٹوٹ پڑے۔ حسبت امروزہ بن خاکسار اس کے متعلق کچھ عرض کرتا ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صداقت کا یہ بھی ایک ثبوت ہے۔ کہ الہام الٰہی نے ہر قسم اعتراضات کا جواب پہلے ہی دیدیا۔ اور بتلا دیا ہے۔ کہ معترضین ہی لوگوں کی آنکھ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول اور اللہ تعالیٰ کا فعل کیا کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

خاکسار کے خیال میں دوسرا شعر ڈاکٹر صاحب کی اس حق پوشی کا جواب ہے:۔

واضح ہو کہ الہامی زبان اپنے اندر متعدد مفاہیم رکھتی ہے۔ تاکہ ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس سے مطالب اخذ کر سکے۔ چنانچہ

"کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا"

اپنے اندر وسیع اور متعدد مفہوم رکھتا ہے:۔

"مہ سے" کے دو مفہوم

"مہ سے" کے دو معنے یا دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ (۱) مہ پر سے (۲) مہ کے ذریعہ سے

پہلے مفہوم کی رُو سے مصرع کا مطلب یہ ہوگا کہ اس چاند پر سے اندھیرا دُور کر دیا جائے گا۔ جب چاند پر سے اندھیرا دُور کر دیا جائے۔ تو پھر کیا ہوتا ہے:۔

الف۔ چاند اپنی پوری تابش و جمال کے ساتھ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور کسی کو اُس کے وجود پر کچھ شک نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ دیکھنے والا اندھا نہ ہو:۔

ب۔ روشن آنکھیں چاند کی روشنی میں اپنا راستہ پا لیتی ہیں۔ اور گمراہی سے بچ جاتی ہیں۔ اور حقیقت ان پر مبرہن ہو جاتی ہے:۔

خلاصہ یہ ہوا۔ کہ خداوند تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا چاند سا بیٹا دے گا۔ جس پر کوئی حجاب یا اندھیرا نہیں ہوگا۔ ہر آنکھ جو بصارت رکھتی ہے۔ دیکھ لے گی۔ کہ یہ چاند ہے اور ہر وہ آنکھ جو نُور سے محروم نہیں۔ وہ اس کی روشنی میں اپنا راستہ پالے گی۔

دوسرے الفاظ میں ہم اس مضمون کو یوں ادا کر سکتے ہیں:۔

الف۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں۔ وہ غیر مبہم ہیں۔ اُن پر سے حجاب اور اندھیرا دور کر دیا گیا ہے:۔

ب۔ چاند کو چونکہ بے حجاب اور بے پردہ کر دیا گیا۔ اس لئے دیکھنے والوں کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔ اور انہوں نے حقیقت پالی:۔

امر اول کو سمجھنے کے لئے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فیصلہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ رسالہ سلسلہ احمدیہ صفحہ ۵۳ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"پیشگوئیوں کے متعلق عمومی طور پر حضرت مسیح موعود نے ان بحثوں کے دوران میں یہ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے۔ اور دراصل یہ نکتہ سارے معجزات پر بھی یکساں طور پر چسپاں ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ایمان کے معاملہ میں بالکل شہود کا رنگ پیدا ہو جانا جو نصف النہار کے سُورج کی طرح ہو ایمان کی غرض و غایت کے خلاف ہے۔ جس کے بعد ایمان لانا چنداں ثواب کا موجب نہیں ہوتا۔ . . . . اور آپ (حضرت مسیح موعودؑ) نے اس کی مثال یُوں بیان فرمائی۔ کہ معجزات کے نتیجے میں۔ اس قسم کی روشنی پیدا ہوتی ہے۔ کہ جیسے ایک چاندنی کی روشنی ہوتی ہے۔ جس کے کسی حصہ میں کچھ بادل بھی ہو۔ ایسی حالت میں ایک طرف روشنی کی تیزی بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف مدھم سی روشنی ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف آنکھیں رکھنے والوں کو راستہ بھی نظر آتا ہے۔ اور وہ مختلف چیزوں میں تمیز بھی کر سکتے ہیں"۔

پیشگوئیوں کے متعلق یہ "عمومی" اصول ہے۔ لیکن حضرت امیر المومنین فضل عمر کے خصوص میں اس عموم کو مشیت الٰہی نے توڑ دیا۔ اور یہ کہا ہے۔ کہ ع

"کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا"

یعنی عام طور پر پیشگوئیوں اور معجزات کے چاندوں پر ایک بادل کا اندھیرا ہوا کرتا ہے۔ لیکن "اس مہ" سے اندھیرا دُور کر دیا جائے گا۔ اور اپنے محبوب کے چاند سے ٹکڑے سے سارے حجاب اور سارے پردے اور سارے اندھیرے دُور کر دیئے جائیں گے۔

یہ تو ہوا خدا کا قول۔ اور اس کا وعدہ۔ اب ہم آتے ہیں اس کے فعل کی طرف۔ اور اس کے ایفائے وعدہ کی نوعیت کی طرف۔ غور فرمائیے۔ سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق جس قدر پیشگوئیاں ہیں۔ وہ اس قدر واضح اور تابناک ہیں۔ جن پر شکوک و شبہات کا اندھیرا اثر انداز ہو ہی نہیں سکتا:۔

(۱) الہام الٰہی نے آپ کی ولادت کا وقت بتلا دیا:۔

(۲) الہام الٰہی نے آپ کا نام بتلا دیا۔

(۳) الہام الٰہی نے آپ کا حلیہ بھی بتلا دیا۔ کہ "حسن و احسان" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر ہوں گے:۔

(۴) الہام الٰہی نے آپ کے ظہور کا وقت بھی بتلا دیا۔ کہ فضل عمر خلافت ثانیہ کے منصب پر سرفراز ہوگا۔ اور اس تیسرے چاند کا مثیل ہوگا۔ جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں پڑا تھا۔

اب لیجئے آپ کی صفات کو یعنی ان الٰہی وعدوں کو جو آپ کے کارناموں کے متعلق ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر فرماتے ہیں۔ (۱) اس کے ساتھ فضل ہوگا۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ (۲) وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔

(۳) وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا (۴) وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ (۵) وہ سخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم ہوگا۔ اور (۶) علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔۔۔۔۔

فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء (تذکرہ صفحہ ۱۴۲)

اس مختصر مضمون میں گنجائش نہیں کہ تفصیل سے بیان کروں کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ بالکل واضح اور غیر مبہم طور پر پورا کیا ہے۔ علاوہ بریں اصحاب قلم نے اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ لیکن مالایدرک کله لایترک کله میں صرف نمبر دے کر اشاروں سے ہی کام لونگا (۱) فضل آپ کے ساتھ آیا اولاً جب آپ دنیا میں تشریف لائے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لینی شروع کی۔ اور فضل کا دروازہ کھولا۔ ہاں وہی فضل جس کا وعدہ سورۃ جمعہ میں مسیح موعود کی جماعت کو دیا گیا ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم (سورۃ جمعہ) ثانیاً جب آپ مسند خلافت پر فائز ہوئے۔ تو آپ دوسری قسم کی رحمت اور فضل لائے۔

(دیکھو سبز اشتہار والوصیت)

(۲) آپ کے صاحب شکوہ و عظمت و دولت ہونے میں کس کو شک ہے؟ (۳) اس کی تشریح "امر دوم" کے ضمن میں آئے گی (۴) آپ کی ذہانت اور فہم میں کس کو کلام ہے۔ (۵) دل کا حلیم آپ جیسا کوئی ہے؟ مستریوں مصریوں اور لاہوریوں سے کس قدر چشم پوشی فرمائی۔ احرار کے مقابلہ میں کس قدر ضبط اور برداشت سے کام لیا۔ اور کس طرح جماعت کو روکے رکھا۔ غیر مسلم اور سکھ اصحاب کی زیادتیاں سہیں۔ اور کتنا عفو سے کام لیا۔ اکابر پیغام انجمن کا مال لے کر لاہور چلے گئے آپ نے پوچھا تک نہیں۔ حالانکہ قانونی چارہ جوئی سے سب کچھ اگلوایا جا سکتا تھا (۶) علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونا اس کے لئے کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ بارہا آپ نے دعوے کیا ہے۔ کہ کوئی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

خدارا کوئی دیکھے کہ کیا ان میں کوئی ابہام ہے؟

چاند کی روشنی سے رستہ پانا

یعنی چاند پر کوئی حجاب نہ ہو تو آنکھیں رکھنے والے اپنا راستہ پا لیتے ہیں۔ اور حق و باطل میں تمیز کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قول اوپر نقل کر دیا گیا ہے حضور فرماتے ہیں" اور دوسری طرف آنکھیں رکھنے والے اپنا راستہ پا لیتے اور مختلف چیزوں میں تمیز کر سکتے ہیں۔" (اسوۂ حسنہ صفحہ ۵۳)

اب دیکھئے اس چاند کی روشنی میں کتنوں نے سیدھا راستہ پایا۔ جماعت احمدیہ کے ۹۵ فی صدی سواد اعظم کے قطع نظر حسب ذیل عظیم الشان انسانوں نے (جو اپنی ذات میں خود ایک عالم ہیں) سیدھا راستہ پالیا۔ اور مختلف چیزوں (حق و باطل رطب و یابس) میں تمیز کر سکے۔ جس کی توفیق اس چاند کے طلوع کرنے سے پہلے ان کو نہیں ملی تھی (۱) حضرت مرزا سلطان احمد صاحب (۲) حضرت پیر حامد شاہ صاحب (۳) حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری (۴) حضرت تائی صاحبہ (۵) احمد بیگ کا پور اخاندان مع اس کی بیوی بیٹے پوتے بیٹیاں وغیرہ کے دس سے زیادہ اصحاب (۶) محترمہ محمدی بیگم صاحبہ کا صاحبزادہ (۷) چودہری محمد الدین صاحب ریونیو منسٹر جودھپور (۸) مولوی محمد علی صاحب کے داماد وغیرہم

سبحان العظیم۔ عجیب شان بے نیازی ہے کہ یہ سارے معزز اصحاب (باستثناء حضرت پیر حامد شاہ صاحب و حضرت مولوی غلام حسن صاحب) ایسے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا لیکن خداوند تعالےٰ نے اپنی اس "عمومی" سنت کے مطابق جس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔ ان کی آنکھیں بارش کی طرح برسنے والے معجزات کی روشنی میں بھی اپنا راستہ نہ پا سکیں۔ لیکن خدا نے "اس مہ" پر سے اندھیرا کچھ ایسا دور کر دیا۔ کہ سب کے سب ہدایت پا گئے۔

ایک شبہ کا ازالہ

کوئی یہ نہ کہے کہ اس طرح سیدنا محمود کی فضیلت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی قرار پائے گی۔ کیونکہ دراصل اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی فرمائی تھی۔ اور یہ آپ ہی نے لکھا تھا۔ کہ "اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں۔ بلکہ عظیم الشان آسمانی نشان جس کو ہمارے خدائے کریم جلشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پس معلوم ہوا کہ محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کی صداقت احمد علیہ السلام کی صداقت ہے اور احمد کی صداقت درحقیقت بدرجۂ اتم و اکمل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ہے پھر خداوند تعالےٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ تھا کہ ؎

کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا

سو اس نے اس مہ پر سے اندھیرا دور کر دیا۔ نہ اس کی ذات کو اندھیرے میں رکھا۔ نہ اس کی صفات کو۔ اب خدا سے پوچھو۔ کہ اس نے ایسا وعدہ کیوں کیا۔ ہاں! خداوند تعالےٰ نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ ؎

وہ ہوگا ایک دن محبوب میرا

پس اس دن تک کہ وہ اپنے محبوب کو منصۂ شہود پر نہ لایا۔ اپنی سنت مستمرہ کے مطابق بعض آنکھوں کے سامنے اندھیرا رکھا لیکن جس دن وہ محبوب ضیا پاش اور جلوہ افروز ہو گیا۔ تو استثنائی طور پر ایک طرف تو سارے بادل اور اندھیرے اور حجاب اڑا دیئے۔ تاکہ دیکھنے والی آنکھیں راستہ پا سکیں۔ اور دوسری طرف اپنے محبوب کے مونہہ سے یہ کہلوایا۔ ؎

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا
میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

دوسرا مفہوم

"مہ سے" کا دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے "مہ کے ذریعہ سے" اندھیرا دور کر دیا جائیگا اس کی بھی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

پہلی صورت یہ ہے۔ کہ افراد اور اقوام پر جو ظلمتیں طاری ہوں۔ وہ اس چاند کے ذریعہ سے دور کر دی جائیں۔ پھر یہ ظلمتیں بھی مختلف اقسام کی ہو سکتی ہیں:۔ (۱) مصائب و آلام کی (۲) اخلاقی (۳) غلط عقائد کی (۴) سیاسی (۵) مالی

سو واضح ہو کہ جو لوگ سلسلہ کے اخبار و رسائل خصوصاً "الفضل" "والحکم" اور بشارات رحمانیہ اور فضل عمر کے کارنامے وغیرہ کتابیں پڑھ چکے ہیں۔ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کس طرح اس محبوب سبحانی کی دعاؤں سے افراد کی بیماریاں دور ہوئیں۔ مشکلات آسان ہوئیں۔ ان کے گھر اولاد ہوئی۔ اور کس طرح خارق عادت طور پر ان کی ترقی اور عروج کے سامان ہوئے۔ پھر وہ یہ بھی دیکھیں گے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے خوابوں اور الہاموں کے ذریعہ لوگوں کے عقائد اور اخلاق کی ظلمت کو دور کیا پھر وہ یہ بھی دیکھیں گے۔ کہ سیاست کے داؤ پیچ میں جس وقت سارا ملک اندھیرے میں پڑ گیا تھا۔ اور ہجرت، ترک موالات اور نہرو رپورٹ کی ظلمتیں مسلمانوں کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر انہیں بدبختی اور ادبار کے تاریک گڑھے میں گرانے والی تھیں۔ کہ اس چاند کے ذریعے دفعتاً وہ سارے پردے چاک ہو گئے اور وہ ظلماتی گڑھا قوم کی قوم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ جس میں اس کو گرایا جا رہا تھا۔

دیکھو! کس صفائی اور کس شان سے خدا کے مونہہ کی یہ بات پوری ہوئی۔ کہ ؎

دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ کسی دوسری روشن چیز پر جو اندھیرا آ جائے۔ اُسے چاند کے ذریعہ سے دور کر دیا جائے۔ زمین گردش کرتے کرتے جب سورج کو اپنی اوٹ میں لے لیتی ہے۔ تو اندھیرا چھا جاتا ہے۔ پھر یہ اندھیرا چاند کے ذریعہ دور کر دیا جاتا ہے۔ اور چاند کی یہ روشنی درحقیقت سورج کی ہی ہوتی ہے۔ سید الانبیاء (روحی له الفدا) صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سورج ہیں بعثت اولےٰ میں بھی بعثت ثانیہ میں بھی (من فرّق بینی

وبین المصطفیٰ فما عرفنی وما رای)

آپ کے معجزات اور پیشگوئیوں پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات اور پیشگوئیوں پر (جو درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے معجزات اور پیشگوئیاں ہیں) گردش زمانہ سے یا سنت مستمرہ الٰہیہ سے کچھ اندھیرے چھا گئے تھے۔ وہ اس چاند (سیدنا محمود) کے ذریعہ دور کر دیئے گئے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے زمانہ میں۔ اور آپ کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اس صفائی سے پوری ہوئیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک تیز سرچ لائٹ ہے۔ جو ایک ایسے روشنی کے مینار پر ڈالا جا رہا ہے۔ جس کے چاروں طرف بادل۔ کہر اور اندھیرا ہے۔ عہد حاضر کی جنگوں۔ ایجادات اور سائنس کے انکشافات۔ اور نئی علمی تحقیقات کے متعلق قرآن شریف میں جو بیانات ہیں۔ ان کو اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تفسیر کی روشنی میں دیکھا جائے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ کا یہ ہو بہو نقشہ کھینچا ہوا موجود ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے زمانہ میں پوری ہوئیں۔ اسقدر واضح اور صاف ہیں۔ کہ ان میں ابہام کا شائبہ چشم بد اندیش کو بھی نہیں ہو سکتا۔ مثلاً (۱) جنگ عظیم اور زار روس کی حالت زار (۲) میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا (۳) تائی آئی (۴) تین کو چار کرنے والا۔ (۵) احمد بیگ کے خاندان کی بیعت (۶) دمشق میں نزول۔ (۷) تریٰی نسلاً بعیداً (۸) آہ نادر شاہ کہاں گیا (۹) بہار کا زلزلہ وغیرہ۔

اس سے ثابت ہوا۔ خداوند تعالیٰ کے سراج منیر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر جو شکوک و شبہات کے اندھیرے تھے ان کو اس مہ کی سرچ لائٹ سے دور کر دیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر پیشگوئیاں بالکل صاف طور پر پوری کیں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد ؎

خاکسار سید عبدالحلیم نگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوا

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ انبیاء اس قوم میں سے مبعوث کرتا رہا ہے۔ جس کی ترقی اور کامیابی دنیاوی لحاظ سے ناممکن نظر آتی ہے۔ کون کہہ سکتا تھا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہم قوم کبھی مصر کے فرعونوں کے ساتھ ٹکر لگا سکیں گے۔ مگر دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ وہ قوم جس کو مصری دیکھ کر نفرت و حقارت کے جذبات ظاہر کرنے کے لئے اپنے موہنہ پر کپڑا رکھ لیا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرنے سے کامیاب و کامران ہو گئی۔

اسی سنت قدیمہ کے ماتحت خداوند کریم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسلمانوں میں نازل فرمایا۔ تاکہ مسلمانوں کو نئے سرے سے زندگی ملے۔ اور پستی کے گہرے غار سے نکل کر بلندی پر چڑھ سکیں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش فرمودہ تعلیم پر عمل کریں۔ ورنہ یاد رکھیں ان کا ترقی کرنا خشکی پر کشتی چلانا یا سمندر میں گھوڑے دوڑانا ہے کیونکہ مسلمان خود یہ مان چکے ہیں کہ "قادیانیت کی بنا مرزا غلام احمد صاحب نے ہندوستان میں رکھی۔ اور ایک ایسے وقت میں رکھی جبکہ یہاں کے مسلمانوں کی محکومی ان کو حد درجہ کی مذہبی اور سیاسی پستی میں مبتلا کر چکی تھی۔ اور بظاہر ان کے دوبارہ سر اٹھانے کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔" (زمیندار ۲۴ ستمبر ۱۹۳۴ء)

گویا مسلمان خود اقرار کر چکے ہیں۔ کہ اب اسلام کا ترقی کرنا بالکل ناممکن ہو چکا ہے۔ اور مسلمان سیاسی اور مذہبی پستی کے باعث ایسی حالت میں مبتلا ہو چکے تھے کہ اب ان کے لئے زندگی کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔ اسلام کے ماننے والوں کا یہ حال تھا۔ جس سے بیگانے بھی ناواقف نہ تھے۔ انہوں نے کھلم کھلا کہنا شروع کر دیا کہ "پنڈت لیکھرام کا کارنامہ زیادہ تر اسلام کا کھنڈن تھا۔ قرآن کی ایک ایک آئت کا کھنڈن کلیات آریہ مسافر میں پایا جاتا تھا۔ اور ایسا کھنڈن کہ اس سے زیادہ اب مشکل ہے۔ اب کوئی مولوی اس اسلام کو لے کر ہمارے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ کسی اسلامی انجمن کو حوصلہ نہیں ہوتا۔ کہ اسی اسلام کو لے کر آریہ پنڈتوں کے سامنے کھڑا ہو۔ پہلے پہل جہاں مولوی ثناء اللہ۔ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی اور مولوی عبداللہ وغیرہ آتے تھے۔ اب وہ بالکل خاموش ہیں کیونکہ وہ اپنی اصلیت سے واقف ہو چکے ہیں۔ شیعہ۔ سنی حنفی۔ نیچری سب خاموش ہیں۔" (آریہ ویر ۲۲ فروری ۱۹۳۱ء)

آریوں نے مسلمانوں کی کمزوری کا علم پاکر زور شور سے حملہ شروع کر دیا۔ مسلمانوں کے چوٹی کے علماء عاجز ہو کر خاموش ہو گئے۔ اور وقت پر اسلام کو دغا دے گئے۔ اور مسلمانوں کو کہنا پڑا "آج وہی اسلام ہے۔ جو زمانہ کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ وہی اسلام جس کے فلک بوس جھنڈے کے نیچے دنیا نے آرام کی سانس لی تھی۔ اپنی دیرینہ عظمت کی یاد میں زار و قطار رو رہا ہے۔ آہ! آج وہی ننگ و ناموس کے مالک اور بندگان خالق احکام اسلام کو پس پشت ڈال رہے ہیں اور اسلام کی بیخکنی میں مصروف ہیں۔ افسوس آج وہی اسلامی دنیا فرقہ بندی کا شکار ہو رہی ہے۔" (اخبار احسان لاہور ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء)

غرض دشمن اسلام کو مٹانے کے لئے اپنی تمام طاقت صرف کر رہا تھا۔ مسلمانوں کے علماء بھاگ چکے تھے۔ اور عوام اسلام کی دیرینہ عظمت کو یاد کر کے زار و قطار رو رہے تھے اور بس۔ اس کے سوا وہ کر بھی کیا سکتے تھے۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ بھگوڑے سینہ تان کر دشمن کے مقابلہ میں ڈٹ جائیں۔ اور اسلام سے بے بہرہ اسلام کی حفاظت کر سکیں۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تن تنہا اسلام کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے اور باوجود اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی مخالفت کے اسلام کی خوبیاں۔ اور دیگر مذاہب کی کمزوریاں اس شان کے ساتھ بیان فرمائیں کہ آریوں اور دیگر مخالفوں کے دماغ چکرا گئے۔ ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اور ان کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ کجا تو یہ کہ آریہ یہ کہتے نہ تھکتے تھے۔ کہ لاؤ مولویوں کو ہم سے مناظرے کریں۔ اور مولوی بھاگ چکے تھے۔ اور کجا یہ کہ آریوں نے اعلان کر دیا کہ "آریوں کے لئے واجب ہے کہ مرزائیوں سے اسلام کے متعلق کوئی بات نہ کریں مرزائیوں کے ساتھ آئندہ کوئی تحریری یا تقریری مباحثہ وغیرہ نہیں ہونا چاہیے۔" (آریہ ویر مرزائی نمبر ۲۴ مارچ ۱۹۳۳ء)

آریہ کیوں احمدیوں سے مناظرہ نہ کریں۔ اس کی وجہ بھی آریوں ہی کی زبانی سن لیجئے جو یہ ہے "قادیانیوں کی طرف اسوقت ایک درجن کے قریب اخبار اور رسالے نکل رہے ہیں۔ جن میں آئے دن آریہ سماج۔ ویدک دھرم بھگوان دیانند اور آریہ سبھیتا پر سخت سے سخت حملے کئے جاتے ہیں۔ آئے دن ویدک سدھانتوں کے خلاف کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ جن کی اشاعت بھی وہ خوب کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں کوئی جواب دینے والا نہیں۔" (آریہ ویر لاہور ۱۴ دسمبر ۱۹۳۰ء)

یہ آریوں نے صاف اقرار کر لیا ہے۔ کہ احمدیوں سے اسلام کے متعلق مناظرہ کرنیکی آریوں میں ہمت نہیں کیونکہ وہ جواب دینے سے قاصر و لاچار ہیں۔ اب آریوں اور مسلمانوں کے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ فاتح آریوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میدان چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں۔ کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں۔ کہ یہ تخم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بویا ہے تباہ و برباد کر دیا جائے۔ اور صفحۂ ہستی پر اسکا نام و نشان نہ رہے۔ مگر وہ تخم بڑھا

لکھنور میں غیر احمدیوں کے جلسہ کے دلچسپ حالات

لکھنور ریاست جموں کے بعض غیر احمدیوں نے جماعت احمدیہ کو مباحثہ کی دعوت دی۔ چنانچہ ۶ و ۷ اپریل کو غیر احمدیوں کے جلسہ کے موقعہ پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف اور خاکسار کو بھیجا گیا۔ ہمارے وہاں پہنچنے پر غیر احمدیوں کی طرف سے مناظرہ سے اجتناب اختیار کیا گیا۔ بلکہ انہوں نے اپنے سارے لیکچروں میں جماعت احمدیہ کے خلاف کچھ نہ کہا۔ اور صدر جلسہ کی طرف سے بار بار اعلان کیا گیا۔ کہ کوئی لیکچرار فرقہ وارانہ گفتگو نہ کرے۔ ہم بھی ان کے سٹیج پر موجود ہوتے غیر احمدیوں کا یہ جلسہ کئی وجوہ سے قابل ذکر ہے۔ (۱) اس جلسہ میں لیکچرار دو قسم کے تھے ایک وہ جن کے ڈاڑھی تھی دوسرے جنہوں نے ڈاڑھی اور مونچھوں کا صفایا کر رکھا تھا۔ شاید اس حد تک بات زیادہ جاذب بیت کا موجب نہ ہوتی۔ لیکن ان کی آپس کی نوک جھونک نے جلسے کا قریباً سارا وقت اس قسم کی تقاریر میں صرف کر دیا۔ کہ داڑھی رکھنی چاہیئے یا نہیں۔ ایک اجلاس میں شیخ اللہ رکھا صاحب ساغر صدر تھے جنہوں نے داڑھی نہ رکھی ہوئی تھی۔ لیکچرار مولوی عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی کی لمبی داڑھی تھی۔ لیکچرار نے صدر پر چوٹ کرتے ہوئے آخری زمانہ کی علامات میں سے داڑھی منڈوں کا اخصوصاً ذکر کر کے داڑھی منڈوانے پر بہت تمسخر کیا۔ ایسے چہرہ کو چھیلا ہوا شلغم کہا اس لیکچر کے خاتمہ پر صدر صاحب نے کہا۔ کہ لمبی داڑھی ہی کوئی اسلام کا نشان نہیں۔ میرے نزدیک داڑھی رکھنا بے شک موجب ثواب ہوگا لیکن منڈوانا کوئی گناہ نہیں۔ اسلام کا اصل نشان محبت رسول ہے

دوسرے لیکچرار مولوی محمد حسین صاحب جموئی اگرچہ خود داڑھی رکھنے والے تھے۔ مگر وہ ساغر صاحب کی پارٹی میں سے تھے۔ اس لئے انہوں نے مسلمانوں کی ابتر حالت کا مرثیہ بیان کرتے ہوئے جاہل فقیروں، پیروں اور بے عمل مولویوں کی خوب درگت بنائی۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ گزشتہ جنگ میں ترکوں کے خلاف لڑنے والے ہندی مسلمانوں کو ایک پیر صاحب تعویذ لکھ کر دیا کرتے تھے۔ داڑھی کے بارے میں مولوی عبدالعزیز صاحب کے جواب میں یہاں تک کہہ دیا۔ مصطفیٰ کمال پاشا کی تلوار نے ترکی سے اس قسم کے دقیانوسی خیالات والے علماء کا خاتمہ کر کے ملک کو ترقی کی شاہ راہ پر ڈال دیا دوسرے اجلاس میں مولوی ظہیر الدین صاحب نے مولوی عبدالعزیز صاحب کا بدلہ لیا۔ اور خوب زوردار تقریر داڑھی کی حمایت میں کی۔ اور کہا کہ نہ ہوئی آج حضرت عمرؓ کی تلوار تا ان لوگوں کو مزہ چکھاتی جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام سے تمسخر اڑاتے ہیں۔ حیرت ہے کہ جاہل مطلق دین کے بارے میں فتویٰ دینا شروع کر دیتے ہیں۔ مولوی صاحب مذکور نے اس امر کا رونا بھی رویا۔ کہ قریباً ایک صدی سے مولویوں کے خلاف عوام الناس کو اشتعال دلایا جا رہا ہے اور انہیں گردن زدنی قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کا باعث یہ ہے۔ کہ لوگ رسول کے دین سے منحرف ہو گئے ہیں اور مولوی رسول اللہ کے دین پر قائم رہ کر داڑھی رکھ رہے ہیں۔ بلکہ لوگوں کو دین کی طرف بلاتے ہیں اس لئے لوگ مولویوں سے ناراض ہیں۔ مولوی صاحب نے داڑھی منڈوں کو عورتوں کے مشابہ قرار دے کر کہا۔ کہ کئی دفعہ بچہ کو شبہ پڑ جاتا ہے۔ کہ اماں کون ہے اور ابا کون۔ رات کے اجلاس میں مولوی عبدالعزیز صاحب نے پھر تقریر کی اور سارے دن کا غصہ نکالا۔ سکرٹری جلسہ نے جب انہیں توجہ دلائی۔ کہ مضمون "تعلیم نسواں" کے اندر رہیں۔ اور داڑھی کے جھمیلے کو چھوڑیں تو اس پر برس پڑے۔ اور رقعہ پرے پھینک دیا۔ ایک بڑا شخص زمین پر سے اٹھ کر سٹیج پر کھڑے ہو گئے گویا مرنے مارنے پر تیار ہیں۔ یاد رہے کہ سکرٹری صاحب کی بھی داڑھی منڈی ہوئی تھی۔ مولوی عبدالعزیز صاحب کی یہ تقریر جلسہ کی آخری تقریر تھی۔ اس سے جلسہ کے اثر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

(۲) ایک مولوی صاحب نے وعظ کیا کہ عورتوں کو لکھنا بالکل نہ سکھایا جائے ورنہ ان کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ پھر انہی مولوی صاحب نے اپنی دوسری تقریر میں کہا۔ کہ عورتوں کو پرائمری تک پڑھانے کی اجازت ہے۔ صدر جلسہ نے اپنے ریمارکس میں کہا۔ کہ مولوی صاحب نے متضاد تقریریں کی ہیں۔ کیونکہ جب وہ پرائمری تک پڑھانے کی اجازت دیتے ہیں۔ تو ان کا یہ کہنا بالکل بے معنی ہے۔ کہ عورتوں کو لکھنا بالکل نہ سکھایا جائے۔ پہلی جماعت میں ہی لکھنا سکھایا جائے گا صدر جلسہ کی اس تقریر کے وقت مولوی صاحب بہت جوش کا اظہار کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ میں اس کا ضرور جواب دونگا مگر انہیں چپ کرا دیا گیا۔

(۳) مولوی محمد حسین صاحب اور دیگر مولویوں نے کہا۔ کہ مسلمان ہر رنگ میں پستی میں گر گئے ہیں قرآن مجید کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ اب مسلمان کہلانے والے لوگوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کو مسجد نبوی میں اپنی عبادت بجا لانے کی اجازت دیدی تھی۔ قرآن مجید میں مسجدوں سے روکنے والوں کو بڑا ظالم قرار دیا گیا ہے۔ کیا ہم امید رکھیں۔ کہ لکھنور کے غیر احمدی احباب اس تقریر کے اثر کے نتیجہ کے طور پر ہی جماعت احمدیہ لکھنور کے احباب کو مساجد میں نماز پڑھنے سے روکنے سے باز آ جائیں گے۔

(۴) چودھری حمید اللہ صاحب ممبر کشمیر اسمبلی کی صدارت میں ساغر صاحب نے اعلان کیا۔ کہ ہم نے کشمیر میں نیشنل کانفرنس بنائی تھی۔ مگر ہمیں اس میں سخت ناکامی ہوئی ہے۔ دو سال کا عرصہ ہم نے ضائع کر دیا۔ مگر ہمیں یہ سبق حاصل ہو گیا۔ کہ ہندو ذہنیت ذمہ دار حکومت کے راستے میں پتھر کی طرح حائل ہے ہندو اس ریاست میں ہرگز آزادی نہیں چاہتے انہوں نے ریاست کے بعض سخت قوانین کا بھی تذکرہ کیا۔ نیز کہا۔ کہ اب ہم پھر مسلم کانفرنس بنانے والے ہیں سب مسلمانوں کو اس میں شامل ہونے کے لئے تیار رہنا چاہیئے جموں میں ہم سے بعض لیڈروں نے بیان کیا کہ مسلم کانفرنس کی بنیاد اس امر پر ہوگی۔ کہ ہر کلمہ گو خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو اس مسلم کانفرنس

مبارکباد

صاحبزادہ نواب مسعود احمد خان صاحب بی۔ اے ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی تقریب شادی پر میں صمیم قلب سے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب و نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ نیز حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہوا دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ دولہا دلہن کو اپنے خاص برکات کا مورد بنائے۔ آمین ثم آمین۔ داعی عبدالعزیز خان پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۷ اپریل - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ سر ہنری کریک گورنر پنجاب کی میعاد اکتوبر ۱۹۴۱ء میں ختم ہو رہی ہے مگر ملک معظم نے ان کے لئے چھ ماہ کی توسیع منظور کی ہے۔ ان کے بعد مسٹر گلینسی پولیٹیکل ایڈوائزر گورنر ہونگے۔

لنڈن ۷ اپریل - وزیر ناکہ بندی مسٹر کراس نے دارالعوام میں اعلان کیا۔ کہ ہمیں معلوم ہے لاس انجلز اور امریکہ کی دوسری بندرگاہوں سے روسی بندرگاہ ولاڈی واسٹک کو بہت مال جاتا ہے۔ اس میں سے جس کے متعلق یہ ثابت ہو گیا۔ کہ وہ جرمنی کے لئے ہے اسے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی جائیگی

پیرس ۷ اپریل - پولیس نے کئی جگہوں پر چھاپے مار کر ۸۰ کمیونسٹ مرد اور عورتوں کو گرفتار کیا۔ کئی پریس بھی ضبط کر لئے گئے ہیں۔

ٹوکیو ۷ اپریل - جاپان کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ یورپ کی جنگ کے نتیجہ میں اگر ڈچ ایسٹ انڈیز کی موجودہ پوزیشن میں کوئی تبدیلی ہوئی۔ تو ہم اس پر تشویش کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جاپانی اخبار لکھتے ہیں۔ کہ اس صورت میں جزائر شرق الہند پر جاپان قبضہ کرے گا۔ ہم کسی غیر ملکی طاقت کا قبضہ ان پر نہیں ہونے دیں گے۔

امرتسر ۷ اپریل - ایک مسلمان نوجوان ایک چودہ سالہ لڑکی کو اغوا کر کے لے گیا۔ اور اس سے شادی کر لی۔ لڑکی کے والدین نے دعویٰ کیا۔ لڑکی نے کہا کہ میں اپنی مرضی سے گئی ہوں۔ اور خود شادی کی ہے۔ عدالت نے فیصلہ کیا کہ کسی نابالغ کو والدین کی موجودگی میں کسی سے شادی کا حق نہیں۔ اور اغوا کرنے والے کو چار ماہ قید کی سزا دیدی۔

لاہور ۷ اپریل - ۱۹ مارچ کے ہنگامہ خاکساران کی تحقیقاتی کمیٹی کام کر رہی ہے۔ آج تحقیقات کے دوران میں پولیس کی طرف سے بتایا گیا کہ اس نے کل ۷۷ گولیاں چلائی تھیں۔

لنڈن ۷ اپریل - برطانیہ کے بحری محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس کی ایک ہزار ٹن کی آبدوز "تھسل" نامی غرق ہو چکی ہے۔ جنگ کے آغاز پر برطانیہ کے پاس کل ۵۷ آبدوزیں تھیں جن میں یہ پانچویں تباہ ہوئی ہے۔ جرمنی کی ۲۸ آبدوزیں ڈوب چکی ہیں۔

لنڈن ۷ اپریل - جنگ کی وجہ سے نقل و حرکت میں جو دشواریاں ہیں ان کے باوجود مارچ ۱۹۴۰ء میں برطانیہ نے ۳۱½ ملین پونڈ کا سامان باہر بھیجا۔ اور ۸۰½ ملین پونڈ کا مال برآمد کیا

آج دارالعوام میں وزیر ناکہ بندی نے بیان کیا۔ کہ جرمنی کے حملہ سے قبل ڈنمارک میں ۲ لاکھ ٹن پٹرول کا ذخیرہ تھا۔ جو جرمنوں کے قبضہ میں آ گیا ہے۔

لنڈن ۸ اپریل - آج برطانوی فوجوں نے کیونڈرک کے ہوائی اڈہ پر پھر حملے کئے۔ یہ ناروے میں سب سے بڑا ہوائی اڈہ ہے۔ اگر یہ ہاتھ آ گیا تو اتحادیوں کو بڑی کامیابی ہوگی۔ برطانوی طیارے برابر حملے کرتے رہے۔ بحری بیڑے نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ پہلے حملہ میں کئی جرمن جہازوں کو نقصان پہنچا۔ ایک آبدوز پر بھی بم برسائے گئے۔ اور ایک سامان لے جانے والا جہاز ٹوٹ پھوٹ گیا۔ جرمن ہوائی جہازوں نے سخت مقابلہ کیا۔ مگر ان میں سے دو گرائے گئے۔ برطانیہ کے طیاروں نے اس حملہ میں حصہ لیا وہ سب واپس آ گئے۔ صرف ایک کشتی جہاز کو کچھ نقصان پہنچا۔ مگر وہ بھی اپنے اڈہ پر واپس پہنچ گیا۔ کل کے حملہ میں جن طیاروں نے حصہ لیا تھا۔ ان میں سے تین واپس نہیں آ سکے۔

خشکی پر لڑائی کے متعلق کوئی سرکاری اعلان شائع نہیں ہوا۔ مگر سٹاک ہالم کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ اتحادیوں کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے آج اور برطانوی فوج ناروے پہنچ گئی۔ اور نارویک سے بارہ میل کے فاصلہ پر اتری۔ جو جہاز اسے لائے۔ وہ فوراً واپس ہو گئے۔ تا دشمن کو پتہ نہ لگ سکے اب اتحادی فوجوں نے جرمن فوجوں کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ وہ پہاڑیوں میں چھپ گئی تھیں۔ مگر اب کئی جگہ سے ان کو نکال دیا گیا ہے۔ جنوب مشرق میں ناروے کی فوجیں نئے مورچوں میں چلی گئی ہیں۔

ڈنمارک پر جرمن قبضہ کا ایک نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ ڈچ فوج توڑ دی گئی ہے اب صرف چھوٹے چھوٹے دستے رکھے جائیں گے۔ جو گشت کا کام کریں گے۔

بہت سے جرمن نوجوان غیر جانبدار ممالک میں پھر رہے ہیں۔ مگر اب سب ممالک جرمنی کی چالوں سے آگاہ ہو چکے ہیں ظاہر تو یہ نوجوان سیر کرتے پھرتے ہیں مگر حقیقتاً ان کا مقصد کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہے۔ ہالینڈ، بلجیم۔ ترکی۔ اور یوگوسلاویہ احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۸ اپریل - جرمنی کے قریبی ممالک تو احتیاط کر ہی رہے ہیں مگر میکسیکو میں بھی احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ کمیونسٹوں کی پڑتال جاری ہے اور ان کو ملک سے نکال دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی ایسے لوگوں پر کڑی نگرانی رکھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

جرمنی نے کہا تھا۔ کہ دریائے ڈینیوب کی نگرانی کا حق اسے حاصل ہے۔ مگر اس دریا پر واقع ممالک نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ خود پہرے کا انتظام کرینگے۔ ان ممالک کی ایک کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس دریا میں جو جہاز چلیں۔ ان کے جہازی ایک خاص تعداد سے زیادہ نہ ہوں۔ اس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ ممالک اپنی اپنی آزادی کے لئے ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔ رومانیہ نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ اپنے اپنے علاقہ میں ہر ملک حفاظت کا انتظام کرے۔ اسے مان لیا گیا ہے۔

ہالینڈ کو یہ خطرہ لاحق ہے کہ وہ جنگ کی لپیٹ میں نہ آ جائے۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کے معاملہ میں جاپان نے جو دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ اس پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ امریکہ اور ہالینڈ دونوں نے جاپان سے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ وہ ایسے ارادے سے باز رہے۔ ہالینڈ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اس سلسلہ میں کسی حکومت کی مداخلت کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ حتیٰ کہ اگر کسی نے ان کی حفاظت کی بھی پیشکش کی۔ تو اسے ٹھکرا دیا جائے گا۔

واشنگٹن ۸ اپریل - امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایسٹ انڈیز کے اندرونی معاملات میں اگر کسی نے دخل دیا۔ تو بحر الکاہل کے تمام ممالک کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔ آپ نے کہا کہ یہ جزائر تمام دنیا کی تجارت کے لئے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ جاپان نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ ان کی موجودہ حالت کو برقرار رکھے گا۔ اب اسے اپنا یہ وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔

لنڈن ۸ اپریل - برطانوی نو آبادیات لڑائی میں امداد دینے میں بہت دلچسپی لے رہی ہیں۔ آسٹریلیا میں فوج کے ساتویں ڈویژن کی بھرتی اگلے ماہ سے شروع ہو جائے گی۔

لاہور ۸ اپریل - آج پھر خاکساران نے قانون کو توڑا۔ پانچ خاکسار وردیاں پہن کر اور بیلچے اٹھائے ہوئے نکلے۔ جب پولیس نے ان کو پکڑنے کی کوشش کی۔ تو انہوں نے حملہ کر کے تین سپاہیوں کو زخمی کر دیا۔ اور دو خاکسار بھی زخمی ہوئے۔ جن مساجد میں خاکسار مقیم ہیں۔ ان کے باہر پولیس کا پہرہ لگا ہوا ہے۔ چند روز ہوئے بعض خاکساروں نے حکومت کو لکھا تھا کہ وہ پنجاب سے باہر جانا چاہتے ہیں ان کو گرفتار نہ کیا جائے۔ چنانچہ ان کو اجازت دیدی گئی اور وہ گاڑی میں بیٹھ کر لکھنؤ روانہ ہو گئے۔

لکھنؤ ۸ اپریل - تانیاڑہ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ ۴ آدمی ہلاک اور ۲۴ زخمی ہوئے۔ ۱۵ دوکانیں لوٹ لی گئیں اور چار

وصیت نمبر ۵۵۹۸

محمد مختار ولد فتح محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن سنٹھیالی ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب خدا کے فضل و کرم سے اس وقت زندہ بقید حیات ہیں۔ اس لئے میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں حکومت کی طرف سے مبلغ چوبیس روپے پاتا ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ کمی زیادتی کی بھی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی میرے ورثاء کو کوئی کسی قسم کا حق نہ ہوگا۔ والسلام۔ العبد قلم خود محمد مختار نمبر ۷۱۰۵ ڈرائیور ۱۵ ایف۔ ایچ۔ ایس قاہرہ مصر۔ گواہ شد:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مختار بن فتح محمد صاحب نے میرے سامنے بقائمی ہوش و حواس برضا خود یہ وصیت لکھی اور خدا کے فضل سے خاص احمدی ہے۔ حاجی محمد الدین میدان الظاہر شارع بن حنا ۳۵ قاہرہ مصر گواہ شد فتح محمد والد موصی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی